تفسیر قرآن 09 — 1/Dec/19

لفظِ اللہ (continue)

جاہلیت کے دور میں لفظ اللہ کا استعمال

- آغا خوئی نے لبید کے شعر کا ذکر کیا ہے - جس میں اس نے ... کا لفظ استعمال کیا ہے - دورِ جاہلیت میں۔
- صحیح بخاری میں بھی (ظاہراً) نسبت دی ہے لبید کی طرف
- شعر: "آگاہ ہو جاؤ کہ ... کے علاوہ سب کا سب باطل ہے اور ہر نعمت ختم ہونے والی ہے"

اللہ کے علم ہونے پر دلائل

① اللہ صفت کے عنوان سے نہیں آتا ہے:

(صفت = quality (ہمارا علم، طاقت وغیرہ ہماری ذات کی صفات ہیں))

- eg، کہا جاتا ہے اللہ رازق ہے - رازق اللہ ہے نہیں کہا جاتا

② اگر اللہ کو علم نہ لیں تو کلمۂ لا الٰہ الا اللہ - کلمۂ توحید نہ بنتا

- توحید کے بہت سے اقسام ہیں - لیکن انسان توحید ذاتی کے اقرار سے مسلمان بنتا ہے
- اور توحید در ذات کا اقرار اس کلمہ میں تب ہی ثابت ہوگا جب اللہ کو علم مانیں (نہ کہ صفت)
- کوئی صفت اس کی جگہ کافی نہیں ہوگی - eg کوئی خدا نہیں سوائے رازق (البتہ رازق بھی صرف خدا ہی ہے، لیکن یہ الگ قسم کی توحید ہے در ذات نہیں)

(ایک سوال) ہر ذات کا اپنا نام ہوتا ہے - اگر علم نہیں ہے ... تو اس ذات کے لیے کیا نام ہے؟ جتنے بھی اسماء ہیں سب صفات ہیں
خود اس ذات کے لیے کوئی نام سوائے "اللہ" fit نہیں اس پر۔

۴ مرحوم سبزواری - تمام ناموں میں بسم اللہ سب سے عظیم ہے

Scanned by CamScanner

ایک اعتراض

(سورۃ انعام: ۳) "وھو اللہ فی السمٰوٰت و فی الارض ..."

(اور وہ اللہ آسمانوں اور زمین میں ہے)

• اگر اللہ سے مراد علم لیتے ہیں تو:

معنیٰ ہوگا: اللہ آسمانوں اور زمین میں ہے

نتیجتاً: اللہ محدود ہوگیا زمین اور آسمانوں میں

(eg) لکڑی box میں ہے (محدود ہے box میں)

• پس ضروری ہے کہ اللہ کو معبود کے معنوں میں لے (صفت)

معنیٰ ہوجائے گا: زمینوں اور آسمانوں میں جس کی عبادت کی جاتی ہے وہ خدا کی ذات ہے

اعتراض کا جواب:

• تأویل: آیت سے مراد ہے۔ اللہ تمام آسمانوں اور زمین کے اشیاء پر سلطنت اور قدرت اور احاطہ رکھتا ہے

(اعتراض): ظاہری معنیٰ تو یہ نہیں

(جواب) آیت کا آگے کا حصہ ملاحظہ کریں

"... یعلم سرکم و جھرکم و یعلم ما تکسبون"

• روایت: امام صادقؑ سے اسی آیہ کے بارے میں سوال کیا گیا، امام نے کہا:

"بیشک وہ ہر جگہ پر موجود ہے"۔

(راوی: بذات خود موجود ہے؟

امامؑ: وائے ہو تجھ پر، یہ زمین و آسمان تمام مکان ہیں (limited ہیں)

خدا اپنے مخلوقات سے جدا ہے۔

(بلکہ) خدا کا مخلوقات پر احاطہ ہے (علم، قدرت .. کے لحاظ سے)

لفظ اللہ کس سے مشتق ہے؟

(مختلف اقوال)

① "لاہ"

مطلب: حجاب۔ یعنی خدا کی ذات حجاب میں ہے

اس لحاظ سے کہ خدا کی ذات کی مکمل شناخت ممکن نہیں۔

Scanned by CamScanner

(بست)

← بلندی کی وجہ سے کوئی چھپاؤ نہیں۔ پس حجاب میں ہے مخلوقات سے

NOTE): البتہ آثار کے لحاظ سے ذات خدا ظاہر اور آسان ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے خدا کی ذات میں تدبیر نہ کرو بلکہ اس کے آثار میں تفکر کرو۔

← آغا جوئی کا یہ نظریہ ہے۔

② (الہ) = ← یعنی معبود (جس کی عبادت کی جائے

③ (ولہ) ← حیرانی (کے معنوں میں)

← یعنی تمام مخلوق اس کے اوصاف کو دیکھ کر حیران ہے

④ لفظ "..." کسی سے مشتق نہیں ہے

← آغا سبزواری کی نظریہ یہ۔

← روایات: (اللہ کے معنیٰ کے بارے میں)

• امام علی (علیہ السلام): اللہ معناہ المعبود، الذی یألہ فیہ الخلق ویؤلہ الیہ واللہ ھو المستور عن درک الابصار المحجوب عن الاوھام والاخطرات

"اللہ یعنی معبود، وہ کہ مخلوقات جس ذات میں حیران و پریشان ہیں اس طرف پلٹ کر جاتے ہیں، وہ آنکھوں کے ادراک سے چھپا ہوا ہے اور محجوب ہے انسان کے ادراک و اوھام سے

• امام صادق (علیہ السلام)

"اللہ یعنی معبود۔ مخلوق اس کی حقیقت کو درک کرنے سے عاجز ہے۔ اور مخلوقات خدا اس کی کیفیت کو احاطہ کرنے سے عاجز ہیں

• امام عسکری (علیہ السلام)

"اللہ وہ ہے کہ جس کی طرف خدا کی ساری مخلوق حاجت و مشکل کے وقت رجوع کرتی ہے۔ جب ان کی ساری امیدیں غیر خدا سے ٹوٹ جاتی ہیں

• امام کاظم (علیہ السلام) (اللہ کے معنیٰ کے حوالے سے)

"وہ ذات کے جو ہر چھوٹی اور عظیم شئ پر احاطہ کئے ہوئے ہے"

Scanned by CamScanner